مسافر کی نماز (حنفی)

رسالہ نمبر 29

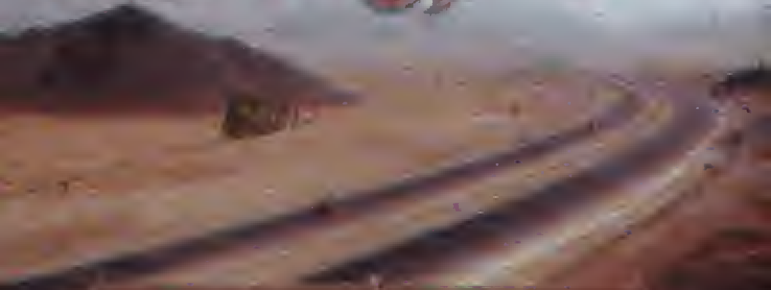

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مُسافِر کی نَماز (حَنَفی)

برائے کرم ! یہ رِسالہ مکمّل پڑھ لیجئے ، اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اِس کے فوائد خود ھی دیکھ لیں گے۔

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جب جُمعرات کا دِن آتا ہے اللہ تعالیٰ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جس کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمّال ج ۱ ص ۲۵۰ حدیث ۲۱۷۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃُ النِّسآء کی آیت نمبر ۱۰۱ میں ارشاد فرماتا ہے،

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ق اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ط اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا (پ۵، النساء ۱۰۱)

ترجمۂ کنزالایمان : اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قَصر سے پڑھو۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے، بے شک کُفّار تمہارے کُھلے دُشمن ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولیٰنا محمد نعیم الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں خوفِ کُفّار قصر کے لئے شَرط نہیں، حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم تو اَمن میں ہیں، پھر ہم کیوں قَصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اِس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دَریافت کیا۔ حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عزوجل کی طرف سے صَدَقہ ہے تم اس کا صَدَقہ قبول کرو۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱)

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، نماز دو رَکعت فرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئی اور سفر کی نماز اُسی پہلے فرض پر چھوڑ دی گئی۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵۱۰)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ سفر کی دو رَکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہوگئیں مگر ثواب میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ج۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹۴ دارالمعرفۃ بیروت)

شرعی سفر کی مسافت

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اِقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہوگیا۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ ج۸ ص ۲۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکزالاولیاء لاہور)

مسافر کب ہوگا؟

محض نیتِ سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہوجائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے مُتّصِل (مُت۔تَ۔صِل) ہے اس سے بھی باہر آجائے۔ (دُرِّ مختار، ردُّ المحتار ج۲ ص ۵۹۹)

آبادی خَتم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ جدھر جارہا ہے اُس طرف آبادی ختم ہوجائے اگرچہ اُس کی مُحاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف ختم نہ ہوتی ہو۔ (غنیۃ المستملی، ص ۵۳۶)

فنائے شہر کی تعریف

فِنائے شہر سے جو گاؤں مُتّصِل ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے باہر ہوجانا ضروری نہیں یُونہی شہر کے مُتّصِل باغ ہوں اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔ (رد المحتار ج۲ ص ۵۹۹) فِنائے شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے مُتّصِل ہوں تو اس سے باہر ہوجانا ضروری ہے اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ایضاً ص ۶۰۰)

مسافر بننے کیلئے شرط

سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دِن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا اِرادہ ہو اور اگر دو دِن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر سے کم) کے اِرادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا اِرادہ ہوا کہ وہ بھی تین دِن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دُنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں۔ (غنیۃ ، درمختار ج ۲ ص ۲۰۹) یہ بھی شرط ہے کہ تین دِن کی راہ کے سفر کا متصل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دِن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دِن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دِن کی راہ کا متصل اِرادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۷۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وَطن کی قسمیں

وَطن کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) وَطنِ اصلی : یعنی وہ جگہ جہاں اُس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہوں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

(۲) وطنِ اِقامت : یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دِن یا اس سے زِیادہ ٹھہرنے کا وہاں اِرادہ کیا ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲)

وطنِ اِقامت باطل ہونے کی صورتیں

وطنِ اِقامت دوسرے وطنِ اِقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دِن کے اِرادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دِن کے اِرادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مَسافتِ سفر ہو یا نہ ہو۔ یُونہی وطنِ اِقامت وطنِ اَصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲)

سَفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مَسافتِ سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اِعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگر چہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غَرضِ صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۸ ، درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۶۰۳)

مُسافر کب تک مسافر ہے

مسافر اُس وَقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دِن ٹھہرنے کی نیت کر لے یہ اُس وَقت ہے جب پورے تین دِن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) چل چکا ہو اگر تین منزل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) پہنچنے سے پیشتر واپسی کا اِرادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگر چہ جنگل میں ہو۔ (دُرِّ مختار معہ ردّ المحتار ج ۲ ص ۶۰۴)

سفر ناجائز ہو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

سیٹھ اور نوکر کا اِکٹھا سَفر

ماہانہ یا سالانہ اِجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والِد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو اُستاد سے کھانا ملتا ہے وہ اُستاد کے تابع ہے یعنی جو نیّت مَتْبُوع (مَتْ۔بُوْع) کو سُوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بمُوجِب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی متبوع) مُقیم ہے یا مسافر، اگر مُقیم ہے تو اپنے آپ کو بھی مقیم سمجھے اور اگر مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دِن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قَصر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سُوال نہ کر سکا تو وُہی حکم ہے کہ سُوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(ملخصا ردّالمحتار ج ۲ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا اَحباب کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دِن کی نیّت سے ٹھہرا، یا یہ اِرادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا، دونوں صورتوں میں اگر آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قَصر پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

عورَت کے سفر کا مسئلہ

عورت کو بغیر مَحرم کے تین دِن یا زِیادہ کی راہ جانا جائز نہیں بلکہ ایک دِن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچّہ یا مَعْتُوہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ مَحرم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲) عورت، مُراہِق (قریبُ البلوغ لڑکا) مَحرم (قابلِ اطمینان) کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔ "مُراہِق بالغ کے حُکم میں ہے۔" (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹)

مَحرم کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورَت کا سُسرال و مَیکا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رَہنے سہنے لگی تو مَیکا (یعنی عورت کے والِدَین کا گھر) اس کیلئے وَطنِ اَصلی نہ رہا اگر سُسرال تین منزِل (تقریباً 92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دِن ٹھہرنے کی نیّت نہ کی تو قَصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارِضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عَرب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے لوگ بال بچّوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک منتقل ہوجاتے ہیں۔ ان کے پاس مخصوص مدت کا VISA ہوتا ہے۔ (مثلاً عَرب امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کا رہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارِضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کرکے ہر تین سال کے آخر میں اس کی تجدید کروانی پڑتی ہے۔ چُونکہ ویزا محُدود مدّت کیلئے ملتا ہے لہٰذا بال بچّے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اس کی امارات میں مُستقل قیام کی نیت بے کار ہے اور اِس طرح خواہ کوئی سو سال تک یہاں رہے اُمارات اس کا وطنِ اصلی نہیں ہوسکتا۔ یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قیام کرنا چاہے تو اِقامت کی نیت کرنی ہوگی۔ مثلاً دُبئی میں رہتا ہے اور سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دُور واقع اُمارات کے دارُالخِلافہ ابوظہبی کا اس نے سنّتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُبئی میں آکر اگر اس کو مُقیم ہونا ہے تو پندرہ دِن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنی ہوگی ورنہ مسافر کے اَحکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہرِ حال یعنی (Under Stood) یہ ہے کہ اب پندرہ دِن یا اس سے زیادہ عرصہ دُبئی میں ہی گزارے گا تو مُقیم ہوگیا۔ اگر اِس کا کاروبار ہی اِس طرح کا ہے کہ مکمّل پندرہ دِن رات یہ دُبئی میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شَرعی سفر کرتا ہے تو اِس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچّوں کے پاس دُبئی آنا جانا رہے یہ مسافر ہی رہے گا اِس کو نمازِ قَصر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہر دُور دُور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحِبان وغیرہ ان اَحکام کو ذِہن میں رکھیں۔

زائرمدینہ کیلئے ضروری مَسئلہ

جس نے اِقامت کی نیت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دِن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور ذی الحِجّۃ الحرام کا مہینہ شُروع ہوجانے کے باوُجود پندرہ دِن مکۂ معظّمہ میں ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا اِرادہ کیا ہے تو (پندرہ دِن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ) 8 ذی الحِجّۃ الحرام مِنٰی شریف (اور 9 کو) عَرفات شریف کو ضرور جائے گا پھر اتنے دِنوں تک (یعنی پندرہ دِن مسلسل) مکۂ معظّمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ مِنٰی شریف سے واپس ہوکر نیت کرے تو صحیح ہے۔ (دُرِّ مختار ج ۲ ص ۷۲۹، عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۰) جبکہ واقعی پندرہ یا زِیادہ دِن مکۂ معظّمہ میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظَنِّ غالب ہو کہ پندرہ دِن کے اندر اندر مدینۂ منوّرہ یا وطن کیلئے رَوانہ ہوجائے گا تو اب بھی مسافر ہے۔

عُمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عُمرے کے وِیزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دُنیا کے کسی بھی ملک میں Visa کی مُدّت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیّت ہو وہ ویزہ کی مدّت ختم ہوتے ہی مسافر ہو گئے۔ اب اُن کی نیتِ اِقامت بے کار ہے اِس لئے کہ وہ انتِظامیہ کے تابع ہو گئے۔ چاہے کتنے ہی برس اِس طرح رہیں نَماز قصر ہی کریں گے۔ دُنیا کا جو قانون شریعت سے نہیں ٹکراتا اور اُس کی خِلاف وَرزی کرنے پر تذلیل، رِشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو مسلمان کیلئے اُس کی بجا آوری واجِب ہے۔ (ملخصا فتاوٰی رضویہ ج۱۷ ص ۳۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور) لہٰذا بغیر وِیزا کے دُنیا کے کسی مُلک میں رَہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (معاذ اللہ عزوجل) اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قَصر واجِب ہے

مُسافر پر واجب ہے کہ نَماز میں قَصر (قَص۔رْ) کرے یعنی چار رَکْعت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکْعتیں پوری نَماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رَکعتیں نَفل ہو گئیں مگر گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہے کہ واجِب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رَکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نَماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رَکعت کا سَجدہ کرنے سے پیشتر اِقامت کی نیّت کر لی تو فرض باطِل نہ ہوں گے مگر قِیام و رُکوع کا اِعادہ کرنا ہو گا اور تیسری کے سَجدہ میں نیّت کی تو اب فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قِراءَت نہ کی نَماز فاسِد ہو گئی۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۳۹)

قَصر کے بدلے چار کی نیّت باندھ لی تو......؟

مُسافر نے قصر کے بجائے چار رَکْعت فَرض کی نیّت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سَلام پھیر دیا تو نَماز ہو جائے گی۔ اِسی طرح مُقیم نے چار رَکعت فرض کی جگہ دو رَکعت فرض کی نیّت کی اور چار پر سَلام پھیرا تو اُس کی بھی نَماز ہو گئی۔ فُقَہائے کِرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''نیّتِ نَماز میں تعدادِ رَکْعات کی تَعیِین (تَع۔یِیْن) یعنی مُقرّر کرنا ضَروری نہیں کیونکہ یہ ضِمناً حاصِل ہے۔ نیّت میں تعداد مُعیّن کرنے میں خطا نقصان دِہ نہیں۔ (دُرِ مختار معہ رد المحتار ج۲ ص ۹۷، ۹۸)

مسافِر اِمام اور مُقیم مُقتدی

اِقتِدا دُرُست ہونے کیلئے ایک شَرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافِر ہونا معلوم ہو خواہ نَماز شُروع کرتے وَقت معلوم ہوا، یا بعد میں، لہٰذا امام کو چاہئے کہ شُروع کرتے وَقت اپنا مسافر ہونا ظاہِر کردے اور شُروع میں نہ کیا تو بعدِ نماز کہہ دے کہ مُقیم اسلامی بھائی اپنی نَماز پوری کر لیں میں مسافِر ہوں۔'' (درمختار ج۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شُروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ جو لوگ اُس وقت موجود نہ تھے اُنہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کا مسافر ہونا ظاہِر تھا تو نَماز کے بعد والا یہ اعلان مُستحب ہے۔ (دُرِّمختار ج۲ ص ۷۳۵ ۔ ۷۳۶، دار المعرفۃ بیروت)

مُقیم مُقتدی اور بَقیّہ دو رکعتیں

قصر والی نَماز میں مسافِر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مقتدی جب اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو فَرض کی تیسری اور چوتھی رَکعت میں سورۃُ الفاتِحہ پڑھنے کے بجائے اندازاً اُتنی دیر چُپ کھڑا رہے۔ (ملخصا بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

کیا مسافِر کو سنّتیں مُعاف ہیں؟

سنّتوں میں قَصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں مُعاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔ (عالمگیری ج۱ ص ۱۳۹)

”نَماز“ کے چار حُروف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں نَفْل پڑھنے کے چار مَدَنی پھول

مدینہ ۱ ﴾ بَیرونِ شَہر (بیرونِ شہر سے مُراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قَصر کرنا واجِب ہوتا ہے) سُواری پر (مَثَلاً چلتی کار، بس، ویگن میں بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اِستِقبالِ قِبلہ یعنی رُخ ہونا) شَرْط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جارہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نَماز جائز نہیں اور شُروع کرتے وقت بھی قِبلہ کی طرف مُنہ ہونا شَرْط نہیں بلکہ سُواری (یا گاڑی) جدھر جارہی ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سُجُود اِشارہ سے کرے اور (ضروری ہے کہ) سَجدہ کا اِشارہ بہ نسبت رُکوع کے پست ہو (یعنی رُکوع کیلئے جس قدر جھکا، سجدے کیلئے اُس سے زیادہ جھکے)۔ (درمختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۴۸۷)

چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سُواری جس میں جگہ مِل سکتی ہے اُس میں قبلہ رُخ ہوکر قاعِدہ کے مطابق نَوافِل پڑھنے ہوں گے۔

مدینہ ۲ ﴾ گاؤں میں رَہنے والا جب گاؤں سے باہَر ہُوا تو سُواری (گاڑی) پر نَفل پڑھ سکتا ہے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۴۸۶)

مدینہ ۳ ﴾ بیرونِ شہر سُواری پر نَماز شروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخِل ہوگیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سُواری پر پوری کرسکتا ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۴۸۷، ۴۸۸)

مدینہ ۴ ﴾ چلتی گاڑی میں بلاعُذرِ شَرْعی فَرض و سنّتِ فَجر و تمام واجِبات جیسے وِتر و نَذر اور وہ نَفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تِلاوت جبکہ آیتِ سَجدہ زمین پر تِلاوت کی ہو ادا نہیں کرسکتا اور اگر عُذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شَرْط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہوکر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو (پھر ٹرین سے اُتر کر اعادہ کرے)۔ (در مختار ج ۲ ص ۴۸۸)

مسافر تیسری رَکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو……؟

اگر مسافر قَصر والی نَماز کی تیسری رَکْعَت شُروع کردے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) بقدرِ تَشَہُّد قَعْدَۂِ اَخِیرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رَکعت کا سَجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سَجدۂ سہو کرکے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نَماز ہوجائے گی مگر سنّت تَرک ہوئی۔ اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کرلیا تو ایک اور رَکعت مِلا کر سَجدۂ سہو کرکے نَماز مکمّل کرے یہ آخِری دو رکعتیں نفل شُمار ہوں گی۔

(۲) قعدۂ اَخیرہ کئے بِغیر کھڑا ہوگیا تھا تو جب تک تیسری رَکعت کا سَجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سَجدۂ سہو کرکے سلام پھیر دے اگر تیسری رَکعت کا سجدہ کرلیا فَرض باطِل ہوگئے اب ایک اور رَکعت ملا کر سجدۂ سہو کرکے نَماز مکمّل کرکے چاروں رکعتیں نَفل شُمار ہوں گی۔ (دو رَکعت فرض ادا کرنے ابھی ذِمّے باقی ہیں) (ماخوذ از دُرِّ مختار معہ ردُّ المحتار، ج ۲ ص ۵۵۰)

سفر میں قضا نمازیں

حالتِ اِقامت میں ہونے والی قضا نَمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قصر والی نمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قَصر ہی پڑھی جائیں گی۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

حِفظ بُھلا دینے کا عَذاب

یقیناً حِفظِ قُراٰنِ کریم کارِثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حِفظ کرنا آسان، مگر عُمر بھر اس کو یاد رکھنا دُشوار ہے۔ حُفّاظ وحافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم ازکم ایک پارہ لازِماً تلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ معاذَاللہ عزوجل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عزوجل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دو بارہ یاد کرلے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

فَرامینِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

مدینہ ۱ ﴿ جو قراٰنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دیگا بروزِ قیامت اَندھا اُٹھایا جائے گا۔ (ماخوذ: پ ۱۶، طٰهٰ ۱۲۵، ۱۲۶)

مدینہ ۲ ﴿ میری اُمّت کے ثواب میرے حُضور پیش کئے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدَمی مسجِد سے نکالتا ہے اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدَمی کو قراٰن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)

مدینہ ۳ ﴿ جو شخص قراٰن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دِن اللہ تعالٰی سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۴۷۴)

مدینہ ۴ ﴿ قِیامت کے دِن میری اُمّت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دِیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قراٰنِ پاک کی کوئی سُورت یاد تھی پھر اُس نے اِسے بُھلا دیا۔ (کنزُالعمال حدیث ۲۸۴۲۶)

مدینہ ۵ ﴿ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "اِس سے زِیادہ نادان کون ہے جسے خدا عزوجل ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اِس (قراٰنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دِل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔" مزید فرماتے ہیں، "جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر مَوعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروزِ قیامت اندھا کوڑھی اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۴۵، ۶۴۷)